جلد ۱۱ | بمبئی ۵ دوشنبہ ۱۹ ذیقعدۃ الحرام ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۵ جنوری سنہ ۱۹۰۶ء | نمبر ۳

مُقَدِّمَۃُ الْجَیْش

انگریزی توہین دربار رُو

گزشتہ حکومت کی نسبت ہند عادر خیر آئی حکومت کی نسبت انہونکا یہ گمان تہا کہ دہ نوع برعکس تو ہے ہندی رعایا گورنمنٹ کے شکنجہ میں ہے ورنہ یہ کبھی کی الٹ پلٹ کر ڈالتی۔ رعایا پروری اور مراحم خسروانہ کا شکنجہ ہوتا۔ تو کسی حال میں رعایا نہیں بہکتی مگر یہ خیال انہوں کا بالکل غلط ہے اگر مراحم خسروانہ کا لاسہ ہو تو ہرگز رعایا غادر نہیں ہو سکتی۔ شکر ہے کہ انہوں کا خیال غلط ہونے کا گورنمنٹ کو بھی خیال ہو گیا تھا نتیجہ بڑی بلبلی اور عنایت ہماری ذہن میں وہ نہایت پرانے فیشن کی توہین باللہ لاب (بمبئی) کی نذر کر ڈالیں۔

بے منکر شہادت مرتد حرام زادہ

۱۹ ۶ ۰۵

اس شہرت پرستی پر لعنت کہ زمانہ بھر کی لعنت پڑ رہی ہے اور جابجا ملامت سر پر ہے مگر کچھ پرواہ نہو۔ دیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بنا کر یہ ناز کرنا کہ ہمنے اپنا کعبہ جدا بنا لیا۔ یہ انتہا درجہ کے احمقوں اور گھامڑوں کا کام ہے۔ دنیا پرستی کے لئے لوگوں کو حیرت کا پتلا بنانا۔ اعتقادوں میں خلل ڈالنا بدبختی کی نتیجہ بہر سمجھنا۔ یہ سب خصلتیں ایسے شخص میں ہوتی ہیں جو سر سے پاؤں تک دنیا کا کتا ہو۔ اصل تو یہ ہے کہ گورنمنٹ عالیہ کی بدولت ایسی آزادی ہر کس و ناکس کو حاصل ہو گئی ہے کہ چاہے جس طرح مذہب ملت میں رخنہ ڈالے کوئی یہ نہیں پوچھ سکتا کہ تیرے منہ میں کے دانت ہیں لوگوں کو سننے کی بھی ایسی مساوات ہو گئی ہے کہ ......

دندان شکن جواب

پر ابھی کمربستہ نہیں ہوتی یہیں دیکھو کہ ایک منہ پھٹ بدزبان ناعاقبت اندیش ناشدنی زبٹ دہریہ بکر باندھ کر جو یونہیں ہمیشہ انجمنوں میں گھسا جاتا ہے اسکی مثال ایسی ہے کہ کوئی اندھا دھوپ میں چلا جاتا ہے اور اسکی شعاعوں کی تیزی سے اسکی موسیائی نکل جاتی ہے مگر یہ پھر وہیں بکر بکر جوتے میں ڈال رہا ہے کہ آفتاب کوئی شے نہیں۔ لوگوں نے ڈھکوسلا بنا رکھا ہے اگر ہو تو مجھکو دکھا دو۔ اب کہیے اس ناہنجار گندہ ناتراش اندھے مادر زاد کو بالکل ہاتھ میں کوئی آفتاب کیسے پکڑا دے۔ حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت سے منکر ہونا ایسا ہی ہے جیسا کہ کسی کو بالکل آفتاب سے انکار کرنا۔ اور طرفہ یہ ہے کہ وہ گھامڑ کہتا ہے کہ نہ قرآن میں اسکا ذکر ہے نہ کسی حدیث سے اسکا پتہ لگتا ہے اور جو حدیث اسکی منقول ہے وہ بالکل غلط ہے دانی آئینہ

بات تو اچھی ہے مگر ناممکن

بنگالہ کے اخباروں نے آجکل ہندو مسلمان میل جول کا مسئلہ چھیڑ رکھا ہے بنگالی اخبار اسکا بہت رونا رو رہا ہے وہ کہتا ہے کہ افسوس کہ ہندو مسلمانوں کا عرصہ دراز سے چولی دامن کی طرح ساتھ چلا آتا تھا۔ اسکا اتحاد دامان وحشی کی طرح چاک ہوگیا ہندوستان کی ترقی و بہبودی کی جڑ بنیاد یہی ہے کہ ہندو مسلمان شیر و شکر ہو جائیں بنگالی ایڈیٹر نے اسبات کا ثبوت اس مثال سے دیا ہے کہ ہندوستان ایک خوبصورت عورت ہے اور یہ دونوں قومیں اسکی دو دونوں آنکھیں ہیں انمیں سے اگر ایک گل ہو گئی تو وہ معشوق کان من الکافرین کا مصداق ہو جائیگا۔ یا خورشید کا نمونہ کہ بابو بہائی یار آشنا سبکو ایک ہی آنکھ دیکھیگا۔ اور اس سے ترتیب جات اور لحاظ رشتہ جات مفقود اور نظام عالم درہم برہم ہو جائیگا اور اگر دونوں ہی نذر ہو گئیں تو پھر صفاچٹ میدان ہے جسکا حال ہے چٹیل میدان میں اپنا کچھ تماشا کا ذکر تو ان سے یہی وجہ ہے کہ جیسے ہندو مسلمانوں میں پھوٹ پڑی ہے ہندوستان کا مال و متاع غارت اور ہندو ہونکا اقبال رخصت ہو رہا ہے۔ اب تو دونوں قوموں کو چاہیے کہ پھر ملکر اتحاد کے سلسلہ کو قائم و مضبوط کریں اپنی ترقی کا سامان آپ ہی کر سکتا ہے۔ اپنے ہاتھوں تو کرو اسکی امید رکھنا کہ ہاتھ سے منہ میں نوالہ ڈالدے اور یہ یقین کر لینا کہ دوسری قومیں آکر ایک ہی جانب کریگا۔ یہ سراسر حماقت ہے اگرچہ یہ نصیحت کر دونوں کی شکر ہی مد نظر ہو اور وہ بڑی نیک ہے کے ساتھ تو ان کی تعداد کی نصف نقص کا بعد ازکر گمراہ ممکن نہیں کہ نوم پیٹ ہاتھ بھی سر کو منہ میں پیش

ممکن بھی ہے تو بہتر و نہیں

اول تو ہندو مسلمانوں کا کسی بات میں ایک ہونا ایسا ہی ناممکن ہے جیسا کہ رات اور دن کی تاریکی کا ایک ہونا۔ جو دن کی شان ہے وہ رات کی نہیں ہو سکتی جو رات کی شان ہے وہ دن کی نہیں ہو سکتی۔ اور اگر نامک کی طرح دن و رات کا دھندلا پن اور ملاپ کی طرح رات میں دن کی جھلک پیدا کر کے دونوں کا منشا ایک کر لیا جاتا تو غضب ہے کہ بہر و سے نہیں ہو سکتا۔ اسوقت تو ہندوؤں کے لیڈر اپنا پاؤں پسار نے کیلئے آغوش برادر کی طرح مسلمانوں کو گلے لگانے کیلئے ہاتھ بڑھا رہے ہیں کہ جب یہ انکی گود میں آ جائیں تو ممکن ہے کہ راز دیا محبت کے اظہار کے بجائے وہ اتنا بھینچیں کہ ان کے شکر کی انتڑیاں نکل پڑیں جیسا کہ طاعون کے زمانہ میں کانپور کے ہندوؤں نے مسلمانوں کے ساتھ سلوک کیا۔ چور سے کہا چوری کر شاہ سے کہا تیرے گھر میں چوری ہوتی ہے مسلمان تو ٹھیرے ازلی بہادر یا آجکل کی اصطلاح میں جیل برکب یہ صاف دل سے برادرانہ سلوک برتیاد ہو جاتے ہیں اور وہاں یہ حال ہوتا ہے کہ ان لوگوں تیل ہی کا نہیں چنانچہ کانپور کے سیکڑوں مسلمان برباد ہوگئے اور ہمیشہ کے لئے سرکار کی نگاہوں میں مشتبہ ہو کر بنا دیگر کے بہے نڈر ہو گئے یہ تو تمام ہندو کی مثال تھی اب جنٹلمینی کی لگانگت اور اخوت دیکھئے گورنمنٹ نے جو مسلمانوں کی حالت پر رحم کر کے استان مقابلہ جو کر دیا تو ہندو دل سینہ پاسی میں چیخ پکار بگی کرائے مارے الغضب کر دیا۔ اب تو مسلمان بھی جان کر ہم آپ ہو جائینگے کھلم کھلا مخالفت کی گئی جلسے کئے گئے میموریل بھیجے گئے لیکن یہ ہندو کی دوستی جو مسلمانوں کو جاہل سمجھتا ہے کا ذریعہ بظاہر نظر آیا ہی اسکو ہی دیکھ سکے

نہ چت چین نہ پٹ آرام

اردو اخباروں کا خدا حافظ ہے وہ قائم ہیں تو کیسے وہ ترقی کریں تو کسطرح۔ ناظرین کا یہ حال ہے نہ یوں چین نہ ووں چین۔ سلطان الاخبار روزانہ جب دور رہتا تھا۔ تو شوقین اخبار شوق کے مارے یاد کرتے تھے کہ مختصر سا اخبار ہے اسمیں گزارا بہت کم ہوتا ہے ہمکو تو خبریں بہت سی چاہئیں۔ چاہے قیمت بڑھ جا مگر ہمارا شوق پورا ہو جائے۔ ہمیں دیگر کی زبانی بھی کہا اور خطوط کی ذریعہ سے بھی اور کہا۔ اور جب ہم ڈبل کر بیٹھے تو اب تھکے اچکچانے۔ جو قدیمی خریدار اور شوقین تھے وہ تو باقی رہ گئے اور جو محرم کے سپاہی یا رمضان کے نمازی کی طرح اخبار کے کیڑے بنے تھے وہ سب بادل کی طرح پھٹ گئے۔ یہ اچھا شوق ہے کہ ایک ہی پیسہ قیمت ہو تو اخبار خریدیں اور ایک ہی ٹکہ پیسہ یا دو چار پائی بھی سنا تو لیں ہاتھ پاؤں گل گئے۔ شوق کے انجر پنجر ڈھیلے ہو گئے جب تھیلی میں پیسے تھے وہ گویا چور بازار کی نذر ہو گئی بجائے اخبار خریدنے کے ہزاروں صلواتیں اخبار چھپنے والے پر پڑ رہی ہیں۔ کہ آیا ہے ڈھنگی کیلئے دو پیسے کیا سمجھا ہی ... میں سے نکالیں تب تمہاری دم میں نمونہ مسلم کا لذہ۔ پڑھو اخبار کر شوقین بنے تھے۔ تم تو اسی میں خوش ہو کہ سڑی سی خبروں اور مشتہار بھرا ردی اخبار تمہارے ہاتھ میں دے دیا جائے اور ایک پیسہ تم سے لے لیا جائے اور نہیں یک آدھ پرانی خبر جھٹ اور باسی پر جاشیے چڑھا کر ہم نے بیان جلسہ وہ گرا روانکا ذکر شروع کر دیئے۔ گویا یہ ہم ہوشیار کہ قسطنطنیہ یہاں کابل انگلینڈ کی ناریخ

ججصاحب نے جوڑا گانٹھ دیا

یوروپ مین جیسے اخلاقی آزادی ہے
ویسے ہی حکام عدالت بھی انوکھی۔ اور
نرالی وجوہات پر فیصلہ کر دیتے مین تازہ
ہین۔ نہ اون کو نظیر کی احتیاج ہوتی ہے
اور نہ قانونی حد کی پرواہ۔ وہ وہ نہتہ
ایسی تجویزون کی فکر مین رہتے ہین
کہ دنیا بھر مین اون کی روشن دماغی
اور بیدار مغزی کا شہرہ ہو۔

چنانچہ حال مین ایک یوروپین
عدالت مین زمین کی بابت ایک مقدمہ
دائر ہوا۔ اوس کی بابت جو فیصلہ جج
صاحب نے دیا۔ وہ ایسا نرالا ہے کہ لوگ
سنکر چونک ہو جاینگے۔ کہ وہ کوئی
جج صاحب تھے۔ یا جوڑا ملانے کے
دلال۔ عدالتی قانون کو ایسی تجویزون
سے کیا لگاؤ ہے۔ کوئی مرے یا جئے کسیکا
گھر رہے یا اوجڑے۔ اونہین تو دودھ
کا دودھ پانی کا پانی کر دینا چاہیے
مگر جس کو یہہ مد نظر ہو کہ پرستش
مین لگائی کرن آفتاب کی جو بات
کی خدائی قسم لاجواب کی وہ تو
ضرور کوئی نہ کوئی ایسی بات پیدا کر
دیتے ہین۔ کہ جس کو سنکر لوگ دانتون
مین اونگلیان دبا لیتے ہین۔ چنانچہ
ناظرین اس فیصلے سے جج صاحب کی
آزادانہ طبیعت کا اندازہ کر سکتے ہین
مدعیہ ایک دوشیزہ پری پیکر
چھلاوہ تھی۔ اور مدعی علیہ ایک گبرو
نوجوان۔ یہہ جس۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

زمین پر قبضہ

جمائے بیٹھا تھا۔ وہ دراصل لڑکی
کے حصہ کی تھی۔ چنانچہ اوس نے
کسی ترکیب سے وصیت نامہ حاصل
کرکے دعوی ٹھونک دیا۔ زمین اس
قدر پیداوار کی تھی۔ کہ اوس کا شخص
جدھر ہو جائے وہی مالامال ہو جائے
اسوقت لڑکی بالکل غریب تھی۔ اور
گبرو جوان اسی زمین کی بدولت رئیس
ابن الرئیس بنا ہوا تھا۔ لڑکی نے
پہلے چاہا تھا کہ وہ اسکو قبول کرلے
تو یہہ سمجھ لے۔ گئی کہان گیا کھچڑی
مین۔ اور کھچڑی کہان گئی پیارون
کے پیٹ مین۔ مگر گبرو جوان اس کو
اسی وجہ سے پسند نہین کرتا تھا کہ یہہ
بالکل قلاش تھی۔ لیکن ججصاحب نے
آخر وہی سین دکھا دیا۔ کہ جس سے
گبرو جوان کو نفرت تھی۔ ججصاحب
نے دونون کو مخاطب کرکے فرمایا۔
کہ مین اس مقدمے کا ایسا فیصلہ
کرتا ہون کہ لوگ سنکر چونک اٹھینگے
مگر میرے نزدیک وہ بہت ہی مناسب
کیا انسب ہے۔ کسی فریق کو اخراجات
مقدمہ کا زیربار بھی نہین ہونا پڑیگا
اور کسیکی امید و آرزو کا خون
بھی نہ ہوگا۔

آخری فقرہ سنکر گبرو جوان
بھی کھٹکا۔ اور اوس کے وکیلون
نے بھی کان کھڑے کرلیے اور دل
مین کھلبلی پڑ گئی کہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

اِین۔ یہ کیا معاملہ ہے

کسی کی امید و آرزو کا خون بھی نہین ہوگا
کسکی امید کیسی آرزو۔ یہہ عدالت ہے
یا عاشق معشوق کے رکھ رکھاؤ کی
درسگاہ۔ غرض یہہ کہ جس خیال سے
لوگون کو اچنبھا ہوا تھا۔ آخر وہی پیش
آیا۔ یعنے جج صاحب نے فرمایا کہ میرے
نزدیک اس مقدمے کے فیصلے کا پہلو
بہت اچھا ہے کہ ایک دوسرے کے
ہاتھ پر بیعت کرلے۔

مدعیہ کو بھی آخر شادی کرنی
ہے۔ اور مدعی علیہ کو بھی شادی
کرنی ہے۔ کیونکہ دونون ابھی تک
گل نورس ہین۔ اور یہ ممکن بھی نہین
ہے کہ لڑکی پر عمر بھر کسی گلچین کا
ہاتھ ہی نہ پڑے۔ اور یہہ بھی ممکن
ہے کہ گبرو جوان کسی گلزار حسن
و خوبی کا گلچین نہ بنے۔ جب آخر کار
یہہ ہونا ہی ہے۔ تو بہتر ہے معاملہ یکسو
نہ کر لیا جائے۔ تا کہ سب قضیہ ہی مٹ
جائے۔ اسلیے مین دونون کے لیے بہتر
سمجھتا ہون۔ کہ لڑکی مدعیہ ہو جائے اور
لڑکا زن مرید۔ اسی زمین کا کاشتکار بنکر
سے جوان جو فائدہ حاصل کرتا ہے۔ وہ
بدستور کرتا رہے بلکہ مدعیہ زمین کی
زمین مین بھی وہی ہل چلاتے۔

یہ سنتے ہی مدعیہ کا چہرہ مارے خوشی کے تمتمانے
لگا مگر لڑکے کا منہ پژمردہ ہو گیا۔ کیونکہ
یہ فیصلہ اسکی مرضی کے خلاف تھا اب پچھتانے سے
کیا فیصلہ کیونکر ابھی تصفیہ کیلیے ججصاحب نے

۲۰ ۲۴ روز کی مہلت دے رکھی ہے۔

جاپان و چین کا میل جول

دول یورپ کی یہ معاشیہ ہے کہ اب جاپان نے اسبات کا بیڑا اوٹھایا ہے کہ ایشیائی قوتون کے مابین اتحاد کی بنا ڈالکر دول یورپ کی رخنہ اندازیون کی روک تھام کرین۔ جنگ جاپان و روس کی جاپانی نمایان کامیابی نے یورپ مین ہلچل مچا دی ہے۔ اور جاپان بھی اس سے ناواقف نہین ہے۔ وہ اچھی طرح جانتا ہے کہ ہماری روز افزون قوت نے یورپ کے دلپر اچھا اثر نہین کیا ہے۔ ایشیا مین ایک زبردست قوت کے وجود نے اونمین کھلبلی پیدا کر دی ہے۔ اور گو وہ اسوقت روس کو ذلیل دیکھکر ہماری کامیابی پر خوشی مناتے ہین لیکن انکا دل خوب جانتا ہے کہ ہماری فتوحات نے انکو کسقدر خائف کر دیا ہے اور یقین ہے کہ وہ ہماری بیخکنی کی فکر مین لگے ہونگے۔ اسلئے بہتر ہے کہ ابھی سے ایشیائی طاقتون کے درمیان صلح و اتحاد قایم کرکے یورپ کے مقابلے کے لئے تیار رہنا چاہئے جاپان نے اسبات کا بھی اچھی طرح اندازہ لگالیا ہے کہ سلطنت چین کی موجودہ حالت ابتر ہے مگر اوسمین اتنی صلاحیت ہے کہ تھوڑے ہی مشق سے اس نظام کو سلطنت کو اعلی ترقی پر پہنچا کر یورپ کے مقابلے کے قابل بنائے خزانہ کافی ہے۔ فوج بھی وقت ضرورت کافی تعداد مین بہم پہنچ سکتی ہے۔ اگر ضرورت ہے تو صرف اصلاح کی۔ کہ سوء انتظام کے باعث اوسمین جو جو خرابیان پیدا ہوگئی ہین وہ رفع کر دیجائین۔ تجربہ کار افسر جنہوں نے بہت فوجون کے ماتحت اونہین ....

باقاعدہ فوجی تعلیم

دیگر موجودہ زمانہ کی لڑائیون کے قابل بنایا جائے یہ ضروریات جاپان نے سلطنت چین کے اچھی طرح ذہن نشین کردئے ہین اور چونکہ وہ دول یورپ کی بد باطنی کا مزہ چکھ چکا ہے اور آئے دن انکی شرارتون کا شکار ہو رہا ہے اس لئے جاپان کی دوستانہ صلاح کی طرف اوسکی توجہ بہت جلد مائل ہوگئی۔ جاپان کی قابل تحسین ترقی کو چین ابتدا سے دیکھ رہا ہے۔ اور اب اوسے یقین ہے کہ انکی تجربہ کاری سے فائدہ اوٹھانا ہماری سلطنت کے استحکام کا باعث ہوگا۔ اسلئے جب جاپان نے اوسے خواب غفلت سے چونکنے کو صدا دی تو وہ بہت خوشی سے جاپان کی امداد حاصل کرنے کے لئے تیار ہوگیا۔ اپنے جوانون کو جاپان مین مختلف صنایع مین مہارت پیدا کرنے کے لئے بھیجدیا۔ اور اب جاپان کی ہر صلاح کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے متفرق پیرایون مین باہمی معاہدے بھی ہوگئے۔ اور دونون سلطنتین حق ہمسائگی ادا کرنے کے لئے کمربستہ ہوگئی ہین۔ ٹوکیو سے اخبار ڈیلی ٹیلیگراف کا نامہ نگار رقم دیتا ہے کہ فی الحال مابین چین و جاپان ایک خفیہ معاہدہ متعلق منچوریا ریلوے ہوا ہے۔ روس کے دخل کی وجہ سے منچوریا پر چین کے حقوق پر بدوست اندازی ہوتی تھی اوسکو اس معاہدہ کے رو سے جاپان نے الگ کردیا ہے اور انکے اختیارات چین کو دئے ہین۔ جاپان گھری اصلاح پوری کرنے کے بعد ایشیا کے استحکام کی طرف متوجہ ہوا ہے اسکا یہی نظریہ قایم رہا تو نتیجہ ہے کہ دول یورپ کو رفتہ رفتہ ایشیا سے قدم ہٹانا پڑیگا

گنتی گنتے بھول گئے پھر گننے لگے

بمبئی کی مردم شماری کو ابھی تھوڑا ہی زمانہ ہوا ہے کہ میونسپلٹی کو پھر مردم شماری کا خیال پیدا ہوگیا وہ جو کہتے ہین۔ خالی بیٹھا بنیا کیا کرے بیٹھا باٹ ہی تولے۔ میونسپلٹی کے ممبرون کی پہلی مردم شماری سے تسکین نہین ہوئی۔ قرینہ سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ مردم شماری کے اہلکارون نے میونسپلٹی کے ممبرون کو آدم شماری مین شمار نہین کیا ہوگا اسلئے وہ جل گئے ہونگے کہ ہمکو آدمیت کے دائرہ سے ہی خارج کردیا۔ اسلئے اونھون نے اس تمام کارروائی کو کینسل کردیا۔ اور پھر یہ تجویز نکالی پھڑی کی کہ از سر نو آدمیون کی تعداد کی جانچ کی جائے۔ تم بالائے معاملات مین تو میونسپلٹی کا عیب ہے۔ وہ سیاہ کرے یا سفید گورنمنٹ چون چرا نہین کرتی۔ اور اگر وہ نکتہ چینی کرتی ہے تو یہ ہزار طرح کے نقصان نکال کھڑا کرتے ہین۔

اسپر بھی اگر انکی رائے تسلیم نہین کی جاتی تو نقصان کرکے بھی دکھادیتے ہین

اب دیکھئے اگر میونسپلٹی کے خیال کے موافق لاکھ دو لاکھ کی کمی رہ گئی۔ یا اضافہ ہوگیا۔ تو اس سے ہرج ہی کیا ہو گیا خواہ مخواہ بھی ہزارون کا نقصان اٹھانا کیا عقلمندی ہے

خیر ہم بھی دیکھینگے کہ دوسری مردم شماری بات کا کیا حشر ہوتا ہے اور کس طرح آبادی کو جلد و بند کیا جاتا ہے۔

وہ کوہن کی ٹت باگئی کوکن گئے ساتھ

بزرگون نے سچ کہا ہے ۔ جسکا اقبال بس کا زمانہ جس کا زمانہ اوس کا وقت جس کا وقت اوس کی بات ۔ چنانچہ سعدی علیہ الرحمہ نے بھی بڑے جلال اقبال کے رعب مین آکر یہہ ہدایت فرمائی ہے سہ

اگر شہ روز را گوید شب ست این ؛ بباید گفت اینک ماہ و پروین ؛ چنانچہ لارڈ کرزن بہادر نے اپنی حکومت کا رعب اور اون کے خوشامدی نوکرون نے زمانہ سازی کا سین اچھی طرح دکھا دیا ۔ جب لارڈ کرزن نے دیکھا کہ میرا ہر فرمان ہندیون کے نزدیک فرمان الٰہی ہے ۔ تو اون کے دماغ مین یہہ ہوا بھری ۔ کہ زمانہ کا رخ بھی اپنے رخ سے ملا لینا چاہیے ۔ تاکہ اہل زمانہ قیامت تک یاد کرین کہ کرزن بھی کوئی اپنے وقت کا حاکم اپنی دھن کا پورا اپنی بات کا دھنی تھا ۔

بہت کچھ اولٹ پلٹ کے بعد آپ نے یہہ سوجھی کہ آفتاب الدولہ نے جو اپنی سبک سیری و تیز رفتاری سے ایک ولایت کا دوسری ولایت سے میل نہین ملنے دیتے ۔ ان کی باگ ڈور اپنے ہاتھ مین لینی چاہیے ۔ یہہ بڑی واہیات بات ہے کہ ٹائم کہین کچھ رہتا ہے کہین کچھ ۔ ایکہی سلطنت ایکہی حکومت ۔ پھر یہ کیا گڑبڑ ہے کہ کہین تین بجے ہین تو کہین پانچ ۔ کہین تیرہ کہین تین ۔ غرض یہ کہ جس حکومت مین شیر بکری ایک گھاٹ پانی پیتی ہین یہ

نو ۔ تین ۔ تیرہ

ٹھیک نہین ۔ لیل و نہار کی طرح گورے کالون کے دل نہین ملتے نہ سہی مگر کال قوم کا وقت تو بزور حکومت ملا دینا چاہیے تاکہ یہ شیشۂ ساعت کے ذرہ ذرہ کدورت سرشت تیرہ بختی کے غبار نے ہمارے وقت کو یاد کر کر اپنی گھڑیان دیکھین ۔ اور ہمارے سٹینڈرڈ کانٹے سے اپنی سوئیان ملاتے رہین گو کہ اون کے دل مین یہہ خود نمائی کانٹے کی طرح کھٹکتی ہے ۔ لیکن غرض تو اس سے ہے کہ وہ یاد رکھین دم دم شماری بھی تبدیلی ساعت نگاہون مین رہے دیسی رعایا کا اگر دم بھی نکلے تو ہمارے گھنٹے سے تال میل ملا رہے ۔ دیسی لوگون مین وقت کی پابندی کی عادت نہین ۔ مگر اون کے وقت کو تو ہم اپنا پابند کر لین ۔ تاکہ وہ بھی خیال کرین کہ ہان کوئی حاکم وقت تھا ۔ ہم نہین ہمارا وقت تو ہے ہمارا وقت نہ ہے ہمارا گھنٹہ تو ہے ۔ ہندوستانی اپنی نااتفاقی پر بے فنر کے گھنٹے کی طرح اترانے کے ساتھ روتے ہین ۔ اور پانی کے گھڑیال کی طرح اپنی قسمت کی خشکی پر آنسو بہاتے ہین ۔ اون کے رفارمر بے سُری الاپین لگاتے ہین کہ ولایتی گھڑی کی طرح آپس مین ایک دل ہو جاؤ ۔ دیسی گدا بھی اسیکا رونا روتے ہین ۔ چنانچہ شیخی فرقہ ہاتھون مین لوہے کی چوڑیان ڈالکر اور ڈنڈا اکڑ بکڑ کے دوکان دوکان گھومتا ہے اوس کے مقطع کا بند بھی یہی ہے ۔

ملکے بجے بھئی ملکے بجے

مگر یہ کمبخت تو جب ملتے ہین لاٹھی پر لگا ہی بجاتے ہین ۔ یہ ممکن ہی نہین کہ کسیطرح انکا تال میل ٹھیک بیٹھ جائے مگر شاید ہندوستان کے ہر خطہ کا وقت مل جانے سے انکو اسکا خیال ہو جائے کہ آپس مین دل ایک کرنے کی کوشش کرین ۔ غرض یہ ہے کہ لارڈ کرزن بہادر نے اپنا سکہ بٹھانے اور دیسی تابعدارون کے کل پرزے ڈھیلے کرنے اسٹینڈرڈ ٹائم نکال کھڑا کیا ۔ انکو یقین تھا کہ میرے بعد بھی میرے فرمان کا رعب ایسا ہی رہے گا ۔ کہ کوئی کان تک نہین ہلائے گا ۔ مگر اون کو یہ خبر نہتی کہ جب میری کمانی اوتر جائیگی تو میرے سٹینڈرڈ گھنٹے کا فنر کیسے تانت رہے گا ۔ مثل مشہور ہے کہ وقت وقت کی بات ہوا کرتی ہے ۔ جب کرزن جی کا وقت ہی نہین رہا ۔ تو اون کے یادگاری وقت کے عام لوگ کیون پابند ہون ۔ کرزن جی کے زمانہ ہی مین گھڑیان بگڑنی شروع ہو گئی تہین ۔ اکثر گروہون مین جہ میگوئیان ہوتی تہین جس سے صاف پایا جاتا تھا ۔ کہ عام لوگ خوش نہین ہین ۔ آخر سٹینڈرڈ ٹائم کی بدولت چپقلش پیش آئی مگرن کہ مزدورون نے کرزنی وقت پر ناک بہون چڑھائی ۔ اور جب اسپر بھی مالک مگرن کی آنکھ نہ کھلی تو تیور بدلکر آستینین چڑھالین وہ تو خیر ہو گئی کہ عین وقت پر پولیس کمشنر بہادر مع سٹاف کے پہنچگئے ۔ ورنہ خدا جانے کیا ہنگامہ برپا ہو جاتا انکی شورش کا آخر سبب نشاء

معرکہ آرائی

روک سکتا ہے کوئی آتش نفسانی کو
تم اگر کرتے ہو مہ کار کو آزاد ہمیں

ہرپنچ الپناپنچ قاصی الحوائج جامع الفرائض کاشف الحقائق مظہر العجائب دربار والا میں العبد آنا براؤ گوڈ مارننگ کا بلند و تسلیمات عرض کی بلتی آداب عرض کا پیکٹ جو سری جی کی نذر ہے۔ آنجناب مزاج معلی کے درست رکھنے کے لئے جالگوڑی کی چار پانچ گرایان۔ آئے مرزا بد لگام کشمیراج تو بہت دنوں میں دیدار نصیب ہوئے کہاں گئے تھے؟ ہی حضرت کل ہی متھرا سے رجعت فرمائی ہے۔ گر نعنت کب فرمائی تھی۔ جناب ماہ شوال کی ۲۳ وین تاریخ کی ۱۲ وین ساعت سعید کو۔ لیجئے اب ایک مزے کی مختصر سی داستان تجربہ سن لیجئے۔ یہ ہین راجہ اندر کے دکھاڑے کی سیر کرنی ہے تو ان جائین گے۔ متھرا مین ایک مقام ہے ھنومان ٹیلہ جہان کے لوگون نے اوس مقام کو شیطان ٹیکری کر رکہا ہے یہ ٹیلہ اور مقامات گرد و نواح سے کسیقدر بلند ہے۔ اسوجہ سے اگر کوئی شخص یہان کے مکانات پرسے گرد و نواح کی سیر کرنا چاہے تو ممکن ہے کسی زمانے مین اس ٹیلہ سے دشمن کی فوج کی تاک جہانک ہوتی ہوگی۔ مگر اب تو نظارہ بازی کے کام آتا ہے۔ مزا یہ ہے کہ جب شہر کی رنڈیون نے دیکھا کہ ان کے شمع حسن کے پروانون کے غمزہ و ناز و ادا کے گرگے یہان سے نازنینان شہر کی دیدہ بازی کرتے ہین تو اونہون نے بھی یہین ہی اپنا دام تزویر آ بچھایا۔ الغرض

ہریولاان علیا بزرگ نے اپنا ڈیرہ یہان ہی آلگایا ہر اور یہان ہی اکہاڑا آ جمایا ہے۔ مگر ہمین ان اس قضیہ سے مطلب۔ ما را چہ ازین قصہ کہ گاؤ آمد و خر رفت۔ کیا متھرا کا جغرافیہ لکھ رہے ہو لیجئے سنئے کہ عرصہ ہوا ایک صاحب لاہور سے یہان تشریف لائے تھے۔ قوم کے بھی شریف مین مگر رنگ کے عادات سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انکی امان جان شب سیاہ تہین جو ایسا رنگیلا جنا۔ جنا مین غوطے بھی بہت لگائے۔ مگر مثل مشہور ہے کہ زنگی لشستن نگردد سفید۔ اس شہر مین رہ وطن اختیار کرنے کی غرض سے اسی مقام پر فرو کش ہوئے۔ مگر تھے رنڈ دو اسکے ساتھ فدا عاشق مزاج۔ رنگین طبع حسن پرست۔ یا یون کہین کہ زن پرست۔ شرمندانہ رنگ عشق مین ڈوبے ہوئے۔ سکا تیرہ رہنے لگے وہ ہمراؤ ہرتاک جہانک کرنے لگے۔ اتفاقاً ایک روز اس یگانہ شہر مین ایک پری پیکر پریجمال رشک زلیخا ثانی شیرین ہم پایہ لیلی لعبتان فرنگ و کشمیر مین فوقیت یافتہ پر نظر پڑی۔ چرا نمانشد قوم کی چوبین بھی بے مانند۔ لا ثانی عدیم المثال ہی تہا۔ ناز و ادا غمزہ و عشوہ مین جیکا دیکھ کر اوج و بستر پہ کو بھی جسکے سامنے خار کھاتی تہین حضرت دل مچل گئے مطلق العنان ہو چلے۔ زمام اقتدار و لگام اختیار ہاتھ سے چھٹ گئی۔ یہ شریفزادہ صاحب تو زرا انگریزی علم مین بھی طاق تھے تھے انہون نے شیکسپیئر کے ڈرامہ مین پڑہا تہا کہ پہلی ہی نظر مین عشق پیدا ہوتا ہے اور جارج ایلیٹ کے اپ تعلیم امادوت گزین تھے کہ جو یہ تعلیم دی تھی کہ اگر ایک دفعہ بھی کسی کو رشتہ تعلق پیدا ہو جائے تو اوسکو ہمیشہ وثوق دینا چاہیئے۔ پہر کیا تہا ایک مرد شاعر دوسری عورت

ناول نویس کی شہادت پا چکے۔ فتوی حاصل کر چکے ابتہ انفعال و ننگ ادب و لحاظ شرافت وغیرہ کی الوداع کہا تو اوس چوبن پہ ڈورے ڈالنے لگے۔ رشتۂ عشق روز بروز مضبوط و مستحکم ہوتا گیا۔ استفسار سے معلوم ہوا کہ اوس معشوقۂ ہوشربا زہرکش کا شوہر کچھ عرصہ ہوا داغ مفارقت دیگیا ہے اور اس آفرینندۂ رعنائی وطلعۂ زیبا روئی کو صرف بیس سال کی عمر میں ہی چھوڑ کر ملک عدم جا بسایا ہے۔ بس اب کیا تہا الله دے اور بندہ لے۔ اس شریفزادہ کی جورو داغ مفارقت دیگئی تھی۔ اور اس پری پیکر زہرہ جمال قمر لقا نازنین کا خاوند تیغ اجل ہو چکا تہا۔ خدا نے دونون کا جوڑا خوب بنایا! میان پنچ۔ آپ جانتے ہی ہین کہ عشق در دل معشوق پیدا میشود۔ یہان میانجی کا یہ حال نازنین کا بھی اوس سے بڑھکر ہوا۔ شعلۂ عشق بھڑکنے لگا۔ نائرہ عشق چلنے لگی۔ اس نازنین کے گیسوی خم کمندۂ ناتراشیدہ احمق الذین ہین سے کہلایا کہ بابو صاحب روٹی پکانے کے لئے کسی برہمنی کی ضرورت ہے۔ بہتر ہے یہ نازنین پکایا کرے۔ مشاہرہ بھی خوب سا دینے کو تیار ہوئے بیٹھے ۱۵۰ روپیہ تنک دینے کو راضی ہو گئے۔ لالچ بُری بلا ہوتی ہے کبھی شبہ پر بیٹھکر ہاتھ ملتی ہے سر دھنتی ہے کہ آج آزاد ہو جائے مگر چنگارا منتشر ہو جاتا ہے۔ اب کیا تہا نتیجہ امید کشادہ شد۔ گھر مین نازنین رہنے لگی۔ اب تو کبھی گہر کو دیکھتے ہین کبھی نازنین کے دیدار سے آنکھین سینکتے ہین۔ روٹی سینکنے کو بلایا تہا آنکھین سینکنے لگے شب اول کی جھنک دو ہو ئی۔ رفتہ رفتہ من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی

کا سکہ صادق آگیا۔ زمانہ گذرنے لگا۔ رشتۂ تعلق گٹھیلا ہونے لگا۔ شریف زادہ صاحب تھے متمول۔ صاحب ثروت۔ ہونے پر سہاگہ فرمانے کے لئے اس نازنین کے لئے گونا گون جناب دبو قلمون الوان کی پوشاکین مغرق و طوق زرق برق و منقش تیار ہونے لگین۔ ہر روز روز عید و ہر شب شب برات بننے لگی۔ یہ جھونپڑا شیلہ رشک عرش بریں ہوگیا۔ مکان رشک جنت ہوگیا۔ جس مین یہ حور رہنے لگی۔ مگر آپ جانتے ہین اس بارگاہ و جبروت لیلئے دنیا کے فرشتے ایسے غیرے کب چین سے مزے اوڑانے دیتے ہین۔ نازنین کے والد چوبے جی صاحب کو برانگیختہ کیا۔ کہ تیری لڑکی تو ارمی رنگون مین ڈوبگی اودہر یہ شریف زادہ صاحب تعلیمیافتہ تو تہی ہی۔ اور ویسے ہی فوراً جلد ذیشعور۔ انکو جب معلوم ہوا کہ وقیعتاً پھنسنے لگا اور شکار ہاتہ سے جانے والا ہے تو فوراً ڈاکٹر سے سن بلوغت نازنین کا سرٹیفکٹ حاصل کر لیا۔ تاکہ مقدمہ بازی کے موقعہ کام آئے کہ چونکہ نازنین سن بلوغت کو پہنچ گئی ہے اسلئے یہ ناجائز تعلق اسکی رضامندی سے ہوا ہے۔ الغرض جیسا سوچا تھا ویسا ہی ہوا۔ چوبے جی نے دیکھا کہ کچھ چلتے بھی نہین پڑا۔ ایک چوڑہ ایک گل نوشگفتہ جسکی خوشبو سے مدہ کھینچ آتے۔ یہ کالا دیو (یہ شریف زادہ شکل سے ایسا ہی معلوم ہوتا ہے) لیجاتا تو فوراً قانون کی کنڈی کھڑکھڑائی۔ قانون کیا ہونا تھا وہی ڈھاک کے تین پات۔ تحقیقات ہونے پر یہی حکم سنایا گیا کہ چونکہ عورت سن بلوغ کو پہنچ گئی ہے۔ اور اس ملزم کے ساتھ رہنے کو راضی ہے اسلیئے اسپر کوئی دعوی نہیں ہو سکتا۔ بیچارہ رنگا و بیٹھیں

کے سوداگر کے شائیلوک کا سا حال ہوا۔ جسکا بن گئی۔ اور چپاتی کو تنا سر دُھنتا اور توبہ مچاتا نالہ و شیون کہ وہ زاری شور و فغان کرتا رہگیا۔ واہ رے انگریزی انصاف۔ بھی سچ ہے میان بی بی راضی تو کیا کریگا قاضی سبزپری کو کالا دیو لے اوڑا۔ گل کو سیاہ بلبل لے اوڑا۔ عصفور کو زاغ سیاہ بام پر آ دبوچا۔ قمر کو سیاہ سحاب نے آگھیرا (ڈوم ہنود کی ایک شاخ) جیرات تو یہ ہے کہ اس میں افراد قوم بےلوث و پاکدامن ثابت ہون۔ کسی نے کچھ نہ کہا اور یہ حبشی زنگی افریقہ کا نگرو۔ ایشیا کا ہندو۔ اپنی پیاری کلیوپیٹرا کے ساتھ مزے اوڑا رہا ہے۔ بعد انقضائے چند ایام جب آتش عشق نے ہر دو قلوب مین اشتعال پایا اور رہنے نہ ہو گیا تو جمنا کنارے آپنے برفخانہ مین پناہ لی۔ اور وہان اپنی اپنی لگی برف مین بجھانے لگے۔ اور ساقی کو مخاطب کرکے لگے پکارنے ساقی لگا کے برف مین لاتی صراحی مے لا جگر کی آگ بجھے جس سے جلد وہ شے لا جگر کی آگ بجھے جس سے جلد وہ شے لا۔ یہان جمنا کا کنارہ سبزہ زار مخملی گھاس اوپر جمنا کا پانی لہرین لے۔ اودہر چمن کا چمن لہرین کھانے لگا۔ اغذیہ و اشربہ کا کافی انتظام ہوگیا۔ تو حسن بھی دوبالا ہوگیا۔

واقعہ پنچ کا دوست از متہرا۔

از ام درمان

خرطوم۔ مورخہ ۱۷ر دسمبر ۱۹۱۵ء

بندہ ۱۲ر دسمبر ۱۹۱۵ء کو پورٹ سوڈان سے روانہ ہو کر سلوم پہنچا۔ یہ مقام پورٹ سوڈان سے ۲۰ میل ہے اور یہان سے بذریعہ سوڈان گورنمنٹ ریلوی S.G.R عتبرہ Atbara

جو کہ حلفایا Halfaia قدیم ریلوی سٹیشن S.G.R. کا سٹیشن ہے۔ پہنچا۔ یہان تک اس جدید لائن کا انتظام سوائے پورٹ سوڈان تک بعد ۱۶ر جنوری مسافرون کے واسطے کہولدیا جائیگا فی الحال مسافر سرسری طور پر بلالحاظ مسافر یا مال ٹرین کے سوار کروئے جاتے ہین۔ یہ مقام بربر (Barbar) سے قریب ایک سٹیشن دریائے نیل کے کنارہ پر واقع ہے۔ جدید شہر ایک کشادہ بنانے کی تیاری ہو رہی ہے۔ یہانتک اکثر مقامات مین زراعت بے ترتیب جواری کی اکثر ہوتی ہے اور بدو عرب ریلوے لائن سے نکلکر دور جاکر بسے ہین۔ کیونکہ انکو حکومت اور اپنی عورتون کی عصمت کا سخت خوف ہے۔ ہمارے ساتھ عبدالصمد شریفی چچا زاد بھائی محمد مہدی سوڈانی کا سوائے اسکے بعد قید ۲ سال بجرم حسب خلاف باعث اپنے ذاتی حسن اخلاق رہا ہو کر باوجودیکہ بےمیعاد قید تھے مسرور ہے۔ اہل سوڈان کمال درجہ مسکین و حلیم و سنت ہین۔ اسپر بھی تارک صوم وصلوٰۃ ہین۔ اسوڈان لوگون کے جسکو ہوا و انکریت نے یہ جنون وشین کیا ہے اس نئی لائن مین زیادہ تر مصری عساکر کام کرتی ہین۔ ہمکو عساکر سلطنت عثمانیہ دیکھکر کمال افسوس ہوا تھا۔ نگران عساکر مصری کی حالت پر وہ سب تاسف فرمانے کرنے کے لائق ہے۔ بیچارے جوار کی (امیری) کی روٹیان ٹین کے پیپون مین گھونٹ گھونٹ کر کھا رہے ہین۔ یہان سے قدیم ریلوے ٹرین پر سوار ہو کر حلفایا پہنچا۔ یہ مقام دریائے نیل پر خرطوم کے قابل دوسرے کنارے پر جو سوڈان گورنمنٹ ریلوے کا صدر سٹیشن ہے تمام لائن پر علاوہ ٹیلیگراف کے ٹیلیفون بھی ہے۔ سوائے چند ڈیوٹیون کے مثلاً

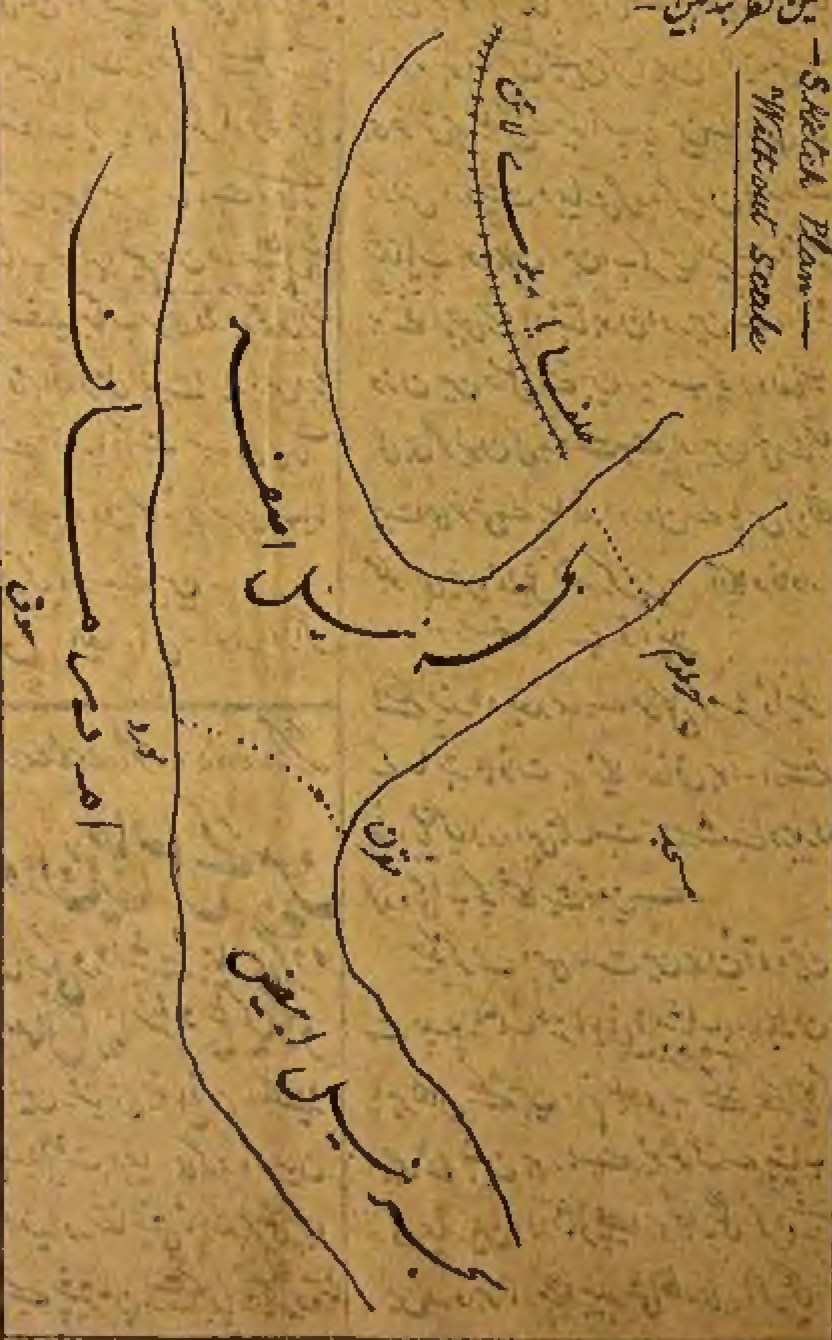
ڈرائیور و فائرمین کے تمام عساکر و فوجی افسر
کام کرتے ہیں۔ سوائے علاقہ سواکن کے اوپر
بالکل عربی بولی جاتی ہے۔ موسم بھی ہیں۔
یعنے سردی۔ گرمی برسات بھی ہوتی ہیں۔ ہفتہ
میں مصر کو صرف دو مرتبہ ریل میں پوسٹ
جاتی ہے۔ اور ۲۴ گھنٹہ میں ایک ٹرین
چلتی ہے۔ اسطرف اکثر اہل فرنگ بھی
آباد ہوگئے ہیں۔ باقی سوائے اسلام کے دوسرا
کوئی مذہب فرقہ نہیں ہے۔

از خرطوم محررہ ۱۹ دسمبر ۱۹۰۵ء

اسی راستہ میں اکثر مٹی کی گڑھیاں جو ایام
جنگ میں بنائی گئی تھیں ٹوٹی پڑی ہیں۔ اور
بہت قریہ اوجاڑ تھے اور جو آباد بھی تھے
اون کے رہنے والوں کے شہروں سے ظاہر
ہوتا تھا کہ ابھی قبروں سے نکلکر آئے ہیں۔
سوائے دو اسٹیشنوں مشندی و عامر جہاں
دیر رہتے ہیں کسی اسٹیشن انتظام و بناوٹ
میں ٹھیک نتھا۔ یہانتک کہ قبل پہنچنے صدر
اسٹیشن کے اسسٹنٹ گارڈ جو ٹکٹ چیک
کرتا تھا راستے ٹکٹ لے لئے۔ اور پلیٹ فارم
پر جو بالکل کھلا تھا جسکا جہاں جی چاہا چلا گیا۔
اس جگہ صدر اسٹیشن کی عمارت ہو دو ڈبل
لائنوں پر سایہ کئے ہوئے ہے اور ایک رکشا
اور ایک سٹور آف برٹش رجمنٹ دوسرا سٹور
آف ورکشاپ خرطوم کی عمارت سوائے چند
عربی جھونپڑوں کے عمدہ عمارت نہیں ہے
درمیان حلفایا اور خرطوم بحر نیل میں ایک
پنج عبور کراتی ہے جسکے ہر دو جانب چڑھنے
اوترنے کا بہت خراب انتظام ہے۔ اس محل
نزول جی کے عین ناک کی سیدھ سامنے عمارت
سرکاری بہت بلند و وسیع باغ میں چہار دیواری
سے محدود سفید رنگ نزول روح القدس کے
واسطے مقرر ہے جسکو یہاں کنیسہ کہتے ہیں
اوس کے جانب راست ایک دوسری اسی
طرز پر مگر نہایت بارونق عیش و طرب مخصوص
اہل فرنگ کے لئے ہے جسکو کلب کہتے ہیں نیز
آئندہ یہاں اہل مصر کے واسطے بھی جو کہ یورپ ہی
دماغ و مادہ کے درجہ پر ہو رہیں اون کے
واسطے بھی ہمارے مجسم رحم عقلا نے علاوہ تعلیم
اہل فرنگ کے قدم بقدم چلنے کے درجہ کلب سے
خالی نہ رکھا۔ اور اسی سڑک پر بائیں جانب
انگریزی کلب سے دور ان کو بھی جشن و شادی
کے لئے کلب بنا دیا ہے۔ اور اسی سڑک پر
جو کہ لب دریا ہے علاوہ کوٹھی سٹر و جنٹ
گورنر جنرل آف سوڈان جو کہ اپنی خوبصورتی
و انتظام تحفظ میں یہاں یگانہ روزگار ہے۔
ورکشاپ آف خرطوم۔ وار آفس۔ سکول۔
پوسٹ آفس۔ اسپتال۔ مطبع سرکاری و متفرق
صورتوں میں ۴ کمپنی گورہ بہادر رجمنٹ۔
گورنمنٹ ہاؤس و چند بنگلے انگلش افسران
حکومت سوڈان بصد شان و شوکت اس ساحل
نیل پر عجب رنگ دکھا رہے ہیں۔ برٹش گورہ
رجمنٹ کے بازو میں ایک قطار مصری عساکر
کی توپوں کی ساحل نیل پر لگی ہوئی ہے۔
اور اندر رجمنٹ کے بہت بڑی بڑی توپیں
مع سامان و اسباب نہایت ہوشیاری کے
ساتھ چند مقامپر شرقاً و غرباً و شمالاً وغیرہ با
لگی ہوئی ہیں۔ و ہر مصری جھنڈے کے
ساتھ انگریزی پھریرا لہراتا ہوا سونے
پر سہاگہ کا کام دے رہا ہے اور چند قطعہ
بازار بھی بہت خوبصورتی کے ساتھ جس میں
قریب قریب اہل فرنگ کی کمپنیاں و شاپ ہیں
اور دو دکانیں ہندی بنیوں کی بھی ہیں۔ باقی
حصہ بازار معمولی حالت میں جس میں عرب و
مغاربہ و متفرق سوداگر ہیں۔ اسوقت ہر چیز
سستی ہے۔ مخصوص اہل سوڈان کی خوراک
جواری ہے جو اسوقت ۱۲ روپیہ اردب =
۳۰۰ رطل ہے۔ نیز دو بینک۔ نیشنل بینک آف
ایجپٹ۔ دوسرا ایجپشن بینک۔ اور جامع مسجد
بھی ہنوز زیر تعمیر ہے۔ دوسری کوئی عمارت
قابل تحریر نہیں۔ یہاں دخانی ٹرام بھی مسجد و
مقرن کے درمیان جاری ہے۔ اور مقرن سے
بذریعہ پنج اسٹیمر ام درمان جانا ہوتا ہے یہاں
محل صدر سے بازار تک ٹرام جاری ہے۔ یہ مقام
بہ نسبت خرطوم و حلفایا کے بہت وسیع آبادی
میں دریائے نیل وابیض کے وصل ساحل پر اپنی
بے نظیری طرز و افلاس میں آپ ہی نظیر ہے۔
گورنمنٹ سوڈان عنقریب مدتی سڑک
و شہر کے واسطے انتظام کرنے والی ہے۔ اس
جگہ میں چند اہل فرنگ و اکثر عرب و مغاربہ اہل
شام کی دوکانیں ہیں۔ نیز دو ہندی بوہرے۔
اور ایک بنئے کی بھی ہے۔ یہاں ایک قوم سیدون
کی جو شریفی کہلاتی ہے۔ اور آخر درجہ مفلس
ہے۔ اسکی تعداد بھی قریب ۲۰۰ کی ہوگی جس
میں ظہور مہدی سوڈانی کا ہوا تھا۔ محمد احمد
سوڈانی زنگلا جزیرہ لبب میں پیدا ہوا تھا
اسکے باپ کا نام عبد اللہ تھا ہنوز بچہ ہی تھا۔
مع والدین نو غلاب بحری کرری میں آیا۔ وہاں
اوسنے بالا تعلیم و تربیت و چون کہ دو نصیحت
کرنا شروع کیا۔ پھر اسکا باپ مرگیا۔ اوسکے
چچا شرف الدین نے انکار کیا۔ اور بچے خاتم
پہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ محمد مہدی بن عبد اللہ
لکھا ہوا تھا۔ اوس کے تین بھائی اور بھی تھے

محمد احمد - جو ولد عبداللہ جو اپنے باپ کی وفات کے بعد
چند اہو کر اسی نام سے موسوم کیا گیا محمد مہدی
وطن سے جزیرہ ابا (Aba) ساحل نیل
ابیض چلا گیا - اور چونکہ آپکو مہدی آخر الزمان
ظاہر کیا - وہ ہر طرف اخبار روانہ کئے - بزعم مرقوم ہیں
اوسوقت حکومت مصری کی طرف سے رؤف پاشا
تھا اوسنے مہدی کو لکھا کہ اگر تو مہدی ہے تو یہان
آکر ہمکو اوسکی تائید کر - کیونکہ اہل دولت کا ہونا
اول چاہئے - اوسنے جواب دیا کہ مجھے تائید دولت
سے کوئی کام نہیں یہ من طرف اللہ ہے - پھر پاشا
نے ابو مسعود ایک معتبر و معزز تاجر کی معرفت
پیام بھیجا کہ اگر تو مہدی ہے تو حکومت کا مقابلہ
کرتا کہ تیری شان و شوکت کا عالم مین ظہور ہو -
اوسنے جواب دیا کہ شان و شوکت بھی اللہ کی طرف
سے محتاج دولت نہیں - اسکے بعد رؤف پاشا
نے مامور اوسکی گرفتاری کے لئے بھیجے جنکو مہدی
اور اوسکے ساتھیون نے قتل کر دیا - اسوقت سنہ ۱۸۸۱ء
تھا اسکے بعد اسنے بذات خود جنگ کی اور مہدی
کے مقابلہ مین شکست ہوتی گئی - اور ایک زمانہ جدال
و قتال رہا - مہدی نے بلاکمی زیادتی آئین شریعت
محمدی کے حکم جاری کئے - اور اوسکا یہ مقصد تھا
کہ مین صرف اس حکومت کو جو مسلمان ہو کر آئین
اسلام سے مخالف ہے درست کرنے اور اہل
سوڈان کو جو باعث جہالت کچھ تمیز نہیں رکھتے
آیا ہون - اوس کے زمانہ مین فتوحات بھی خوب
ہوئین - تقریباً ۵ سال کے بعد محمد مہدی نے
بعارضہ تپ انتقال کیا - اوسکی قبر جامع مسجد امدرمان
مین موجود ہے - اوسکے دو بیٹے علی و عبدالرحمن
الصادق اور چند بیٹیان بھی موجود ہین اوسکے
بعد اوس کے خلیفون نے بھی ایک زمانہ تک
جدال مین صرف کیا - آخر مین ان قومون مین

بدعنت بڑھتی گئی - اسیوقت قریب قریب تمام سوڈان
فتح ہو چکا تھا پھر شکست ہوتی چلی گئی یہانتک کہ تمامی
مجاہد گرفتار و برباد ہو گئے - اور اسوقت اسکے
معتقدین کی تعداد بہت کم رہ گئی ہے اور وہ
اوسکی پیشین گوئیون کے ابتک منتظر ہین - مہدی کا
حقیقی چچا احمد شریف جسنے اوسکی پرورش کی
تھی اور اپنی لڑکی سے شادی کر دی تھی ابتک
موجود ہے - اور بہت مجاہد باقی ہین اور چند
اوسکے جیش سے محمود احمد بن عمر خلیفہ یونس الدکیم
عبدالباقی عبدالوکیل عثمان ابو بکر ابو قفا مصر
مین نظربند ہین -



واقعی بات یہ ہے کہ ہمارے مہربان برٹش گورنمنٹ
کے حسن انتظام و پولیٹیکل معاملات نے یہ جگہ بہت سنوار
دی ہے اور اہل مصر جو ابھی تک طفل مکتب ہین اور
کسی بڑے عہدہ کے لایق نہین سمجھے گئے -
اور نہ ابھی ان چالون کے سمجھنے کا مادہ ہے -
اور نہ یہاں بذات خود حکومت کرسکتے ہین میرے
خیال کے موافق جبکہ ہمارے بہادرون کی زبان
مادری ہو جاویگی - تب انکو یہ ہر چھوٹے بڑے کام گزار
کے انجام دینے مین بہت سہولت ہو جاویگی - اور
پھر مصریون کی بھی پروا نہین رہیگی - اور یہ
بخت سوڈان
بہت جلد مشہور
ہو کر بجائے
سیاہ کے
سفید بھی خید
نظر آنے لگیگا
السودان عربی و انگریزی
اخبار قسطلار ہے
کو مسعد و غیرہ کا
محکمہ مالی حضرت
سلطان المعظم
نے دول یورپ
کے ڈیلیگیشن
کے حوالہ کر دیا اور
یہاں پر اس خبر کے
چھاپنے پابندیہ
تمدطا جو کہ نیلی اللہ
ممانعت ہے اسواسطے
یہان یہ خبر قابل تعبیر
نہین سمجھی گئی الاقسم
وہی خبر ہوا بونی

بعد مدت کے حسینوں کا نصیبہ جاگا

مسٹر بمبئی کے سرپنچ السلام علیکم - اللہ تعالیٰ آپکو تا حشر سوا مہینے ڈیڑھ ہفتے پونے تین دن ساڑھے پانچ گھڑی - پون گھنٹہ ۱۱ منٹ آٹھ سکنڈ سلامت باکرامت رکھے - یون تو آپ ہمیشہ بمبئی و مدراس و حیدرآباد - انگلینڈ و لکھنؤ دغیرہ دغیرہ کی تازہ تازہ خبرین شایع فرماتے رہتے ہین - مگر میرے آپکی توجہ ذرا اس خط پر کم دیکھی - حضرت ذرا کبھی تو بھول بھٹکا کر ایک نظر ادھر بھی دیکھ لیا کرو - ہان ہان - فرمائیے تو سہی وہ کون سی بات ہے جسمین اسقدر اضطراب ہے - ایسا اضطراب و اضطراب تو کیا ہوتا مگر ہماری خوشی کے دل پہلو مین پھولا نہین سماتا ہے کہ ہمارے کوہ ریبعد جناب محمد ابراہیم خان صاحب اقبال اثر عمرہ خلف الرشید جناب سری دربار محمد عبد الرحمن خان صاحب دام اقبالہ کی نسبت دربار پاسن پور کی صاحبزادی سے قرار پائی ہے جلسون کی حالت سے آیندہ اطلاع دون گا - ہم سری دربار صاحب کو مبارکباد دیتے ہین -

آپکا ہموطن الف - آئی - انوار - اناگر

Doan's Medicines

سترہ پونڈ وزن میں حاصل کئے ہیں

جب سے کہ ڈونصاحب کی درد پشت و بیماری گردہ گولیونکا استعمال کرنا شروع کیا ہو

نمبر ۱۰ - ہورنیرلین برنیڈش منصل وگن - انگلینڈ نہ آپکی ڈونس درد پشت و بیماری گردہ گولیان جنکو بہت ہی مفید اور شفا بخش ثابت ہو چکی ہین انکا استعمال کرنے سے پیشتر مین مدت سے بیماری گردہ مین

مبتلا تھا - خفیف سی سردی لگنے سے میرے گردون مین زیادہ درد ہونے لگتا تھا - رطوبت کی پیدا گری ہوتی تھی اور رکھا ہوجانے کے بعد سفید کپڑا سی رنگ کے سے مثانے اور سمین سے نکلتے تھے بہت دفعہ اول تو پیشاب بند ہی ہوجاتا تھا اور اگر کچھ آ بھی جاتا تو اسوقت سخت تکلیف ہوتی تھی - اکثر مجکو رات کے درمیان کئی مرتبہ اٹھنا پڑتا تھا - بعض اوقات اٹھتے وقت بوجہ سخت درد کمر کے مین مشکل سانس کر سکتا تھا میری حالت بہت ہی بدتر ہوگئی - اور گو مین نے کئی ادویات استعمال کین مگر سوائے آپکی گولیون کے اور کسی دوا سے کچھ بھی فائدہ نہوا - مین یقین کرتا ہون کہ آپ بھی بہت ہی خوش ہو جائینگے جبکہ آپ پڑھینگے کہ مین آپکی ڈونس درد پشت و بیماری گردہ گولیون کی بدولت شفایاب ہوا ہون - مین اب کمر مین بغیر کسی درد کے ہونے اچھی طرح اٹھتا ہون اور مین نے ۱۷ پونڈ وزن مین حاصل کئے ہین - یہ سب کچھ ڈونصاحب کی ہی گولیون کی بدولت ہے اور مین انکی سفارش بہت ہی خوشی کے ساتھ اورون کے پاس کرونگا مجکو بھی خیر اندیش تصور کرین - آپکا وفادار

(دستخط) جے ڈانیلز

اسکے چند ماہ بعد ہمارے موکل کو مسٹر ڈانیلز کے ساتھ ملاقات ہونیکا اتفاق ہوا - اُنسے خود بیان کیا کہ وہ ابھی تک بہت تندرست ہے اور بیماری گردہ کی اب کچھ شکایت نہین ہے -

جبکہ گردے اچھی حالت مین ہون تو وہ تین سے چار پونڈ تک گندہ پانی (پیشاب) ہر ایک دن باہر نکال سکتے ہین - تم جلدی کہہ سکتے ہو کہ یہ کام اچھی طرح نہین ہو رہا ہے کیونکہ گندے پیشاب کی بیماریان اور شکایت پیدا ہوجائینگی - کمر اور پشت مین درد ہوتا رہیگا بیہوشی طاری رہا کریگی -

ہر ایک موسم کی تبدیلی تمکو اپنا اثر کریگی جسکو تم خراب کروروا ور ہیبے ترکیب بجا یا کروگے - بادی ورم - آنکھون کے نیچے یا آنکھون مین چھپنا ہوگا - جس سے کہ تمہاری نظر بہنا ہو جائیگی -

ڈونصاحب کی درد پشت و گردہ گولیان زہریلا مادہ نکالنے مین مدد دیتی ہین گردون کی حرکت کو باقاعدہ بناکر انکے متعلقہ آلات مین اپنا ذاتی اثر پیدا کرتی ہین تب تم ہر طرح سے بہت ہی مضبوط اور اچھے ہوتے جاؤگے اور اصلی سونی و بخار کے کبھی بھی شکار نہ ہوگے -

ڈون صاحب کی درد پشت و بیماری گردہ کی گولیان قیمت بحساب عہ (دو روپیہ) فی بکس فروخت ہوتی ہین - اگر چھ بکس درکار ہون تو صرف مبلغ عشہ روپیہ - ہر ایک دوا ساز اور دوا فروش سے بھی مل سکتی ہین یا براہ راست مالکون کے مندرجہ ذیل پتہ سے دستیاب ہو سکتی ہین قیمت

اسم اعظم

یہ کتاب سنہ ۔۔۔ مین بعہد محمد اکبر جلال الدین بادشاہ غازی ایک مشہور منجم ہدایت اللہ صاحب شیرازی کی تحریر کی ہوئی تمام و کمال وہ عملیات نادرہ و اسم اعظم و نکات اسم اعظم اسمین درج کئے تھے جو عابدون اور زاہدون کے سینہ مین بند تھے اور وقت مرگ اپنی اولاد کے حوالہ کرکے گذر جاتی تھی کہ یہ خزینہ غیب ہے اسکو حل المشکلات سمجھو اور کام مین لاؤ - خوش قسمتی کے اتفاق سے وہ کتاب ہم تک پہنچی ہے اور بغرض نفع عام بصرف زر کثیر اسکی اسنادات کا ترجمہ اردو مین کرا کر طبع کرایا ہے - معدودا جلدین فروخت ہو چکی ہین شایقین جلدی کرین ورنہ بار ثانی کا انتظار کرنا پڑیگا قیمت فی جلد عہ

المشتہر

بانکی لال چند رسین بک سیلر - مراد آباد

جاسوسونکی پوٹلین

لندن ۸ ؍ جنوری :- امریکا نے جزائر فلپائن
کے لئے دو ورنمبر رجمنٹیں روانہ کردی ہین کہا جاتا
ہے اگر گورنمنٹ چین کی موجودہ تیاریون سے متاثر ہو کر
امریکا نے اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے تیار رہنا ہے
جنگ جنوبی افریقہ کے وقت فوجی اسباب
رسد کے متعلق بد عنوانی کرنے کے جرم مین اور بہی
دو افسر گرفتار کئے گئے ہین -

سٹیمر کارلائل جو جنگ کے وقت گولہ بارود دینے
کیلیے مشہور تہا ہیبت ناک گرجا کر سامنے ڈوبگیا -
اسمین گورنمنٹ روس کے لئے گولہ بارود کا بڑا
ذخیرہ بار تہا - دو ملاحونکا پتہ نہین ہے

روسی سائبیریا ریلوے مقامات پر مارشل لا
جاری کردیا گیا ہے -

روسی گورنمنٹ کو اضلاع ٹرانس کاسپین
کے متعلق تین ہفتہ سے کوئی خبر نمل سکی -

ایم رووئیر فرنچ منسٹر اعلی نے روسی ایجنٹ کو
اطلاع دی ہے کہ روس کی آجکے دن کی مخدوش
حالت اس امر کی متقاضی نہین ہے کہ اسکے لئے
۲۴ ملین کا قرضہ فرانس مین وصول ہو سکے -

لاہور ۸ ؍ جنوری :- ۴ تاریخ کو رات کو ۱۱ -
بجکر ۱۰ منٹ پر زلزلہ کا سخت دہکا محسوس ہوا - جہونکا
ایسا تیز تہا کہ لوگ گہبرا کر گہر سے باہر نکل آئے -

کلکتہ ۸ ؍ جنوری :- سودیشی تحریک کے متعلق
از سر نو ملت دوہرانے اور مراجعت حضور شہزادہ
کے وقت اظہار وفاداری کے لئے کل شام کو سر کیچنج
مین بابو موتی لال شاہ کے مکان پر ایک جلسہ منعقد
ہوا تہا تحریک رزلیوشن کے بعد مرزا صاحب
بیٹہنے کو اوٹہے ہی تہے کہ انسپکٹر پولیس ایک سارجنٹ کے
ہمراہ آ پہنچا اور حکم دیا کہ مجلس برخاست کیجائے

مکان - صدر صاحب و دیگر اشخاص نے قومی ولائی
کے ساتہہ مخالفت کی - لیکن سماعت نہوئی - شرکاء
جلسہ ہزار تہے - سب کے سب واپس چلے گئے -

شملہ ۱۰ ؍ جنوری :- ۱ بجے صبح قریب بڑے ریپن
ہاسپٹل کے بالائی حصے پر گرین گنج کے مکان
مین آگ لگی - ہوائے تند کے باعث سلسلہ وار ۱۰۰
مکانوں مین آگ لگ گئی - غضب یہ ہوا کہ گہرون
کا پانی بہی اوسوقت یخ بستہ تہا - آگ بجہانیکا
کوئی ذریعہ نہ تہا - مکانات اور غلہ کا بہت زیادہ
نقصان ہوا -

لندن ۱۰ ؍ جنوری :- جزیرہ کریٹ کے متعلق مالی
وغیرہ مجوزہ اصلاحین جاری کرنے کے لئے مستقل
دول کا جو کمیشن مقرر ہونیوالا ہے اوسمین برطانیہ نے
میجر سر ایڈورڈ ڈلا کو اپنا وکیل مقرر کرکے روانہ
کیا ہے -

بغیۃ المحتاج ترجمۃ المنہاج

منہاج الطالبین جو امام شافعی رضی اللہ عنہ کے مذہب کی نہایت مستند
کتاب ہے اور جسکے مصنف امام نووی رحمۃ اللہ علیہ ہین آجتک بزبان
حضرات کو فائدہ پہنچا رہی ہے - اردو پڑہنے والے اس سے بہرہ مند نہین ہوسکتے
تہے اوس کمی کو رفع کرنیکی غرض سے عالم بے بدل فاضل اجل مولانا مرزا
حکیم شیخ احمد صاحب شکر پور اللہ مرقدہ ذہبی بالغفانی و عزیزی
سلیس اردو مین ترجمہ فرمایا ہر مسئلہ اور اسکے اختلاف و
متنی - قول کو بتصریح نہایت خوبی کے ساتہہ لکہا ہے جسکے فی قوم اللہ
ملک کے فائدہ کی خیال سے اسکی اشاعت کا انتظام کیا ہے اس کتاب کی دو
جلدین ہین عنقریب اسکی پہلی جلد چہپکر شایع ہوگی دونون جلدونکی قیمت
ستے مقصود ہے ذمہ خریدار امید کہ شائقین علم فقہ بہت جلد
فرمائشین بہیجینگے ورنہ انہین طبع ثانی کا انتظار کرنا پڑیگا -
المشتہر قاضی مولوی محمد عبد ... ورثہ تاجران کتب
مطبعہ مصر قسطنطنیہ بیروت - ہندوستان وغیرہ - بہنڈی بازار بمبئی

لندن ۱۱ ؍ جنوری :- کوہ قاف کے روسی الیسیر
نے تار کو رپورٹ کی ہے کہ اضلاع مذکور مین شورش
اور بغاوت روبترقی ہے - باغیون نے ریل پر
قبضہ کرلیا اور عام ہڑتال کی تیاری کرلی ہے -

مقامات جلدی اور ڈوشٹے مین کاشتکارون
نے بغاوت کردی اور مارشل لا جاری کردیا گیا -

تاتاریون اور ارمنیون کے مابین الیزابتہ پول
مین سخت جنگ جاری ہے -

مقام مینا پولس (امریکا) کے عظیم الشان ہوٹل
مین سخت آتشزدگی ہوئی -

وسٹاویس اور اٹلی مین کوہ آتش فشان پہٹ
رہا ہے لاوا نامی گرم مادہ ریلوے پر پہاڑ سے
بہکر آتا ہے اور سڑک کو نقصان پہنچا رہا ہے -

ڈالمٹیا (آسٹریا) مین ۱۱ کو سخت زلزلہ آیا -

تابین دولت فرانس اور وینیزویلا تعلقات
درہم برہم ہوگئے نیویارک اور وینیزویلا کے درمیان
سلسلہ تار برقی خلل واقع ہوا ہے -

کاسک فوج گشت لگا رہی تہی کہ طفلس کے
ایک آدمی گرجا سے دو بم کے گولے پہینکے گئے
۲ زخمی ہوئے - ایک لڑکا مارا گیا بعد ازان گرجا
کی تلاشی لیکر فوج نے اوسپر گولہ باری کردی - اس
اثنا مین مکان مذکور سے بم کے گولے پہٹنے کی
گرجا پہیلا ہورہی تہی - اس سے ۳ آدمی ہلاک ہو
گئے - ۲۰ زخمی ہوئے - ایک اور مکان سے
بم کا گولہ اوڑایا گیا تہا اوسپر بہی گولہ باری کی
گئی مدافع مارے گئے -

بنارس کے بازار بنگالی ٹولہ مین معلوم کہان سے
ایک بنگیلا آ نکلا - کہنڈر مکان سے کود کر
بازار مین آ رہا یہان تین چار آدمی پچہاڑ ڈالے ایک
شور مچگیا - راجہ صاحب مجہولی کی کوٹہی مین جا گہسا بابو
سریندر سنگہ نے گولی سے چت کردیا -

برما میں درجہ سوم کے پلیڈروں کا نصاب قابلیت بڑھا دیا تاکہ افراط نہو۔

حضور شہزادہ نے پیغام کانگریس کا جواب ارسال کیا۔ اجلاس میں سنایا گیا۔

نیشنل کانگریس نے قرار دیا کہ مسٹر گوکھلے اور ڈیلیگیٹ ولایت تشریف لیجائیں کانگریس کے لئے ۲۰ ممبروں کی مستقل کمیٹی قایم کی گئی۔ پنجاب سے دو نام لئے گئے ہیں۔

بنارس میں مجوزہ ہندو یونیورسٹی کیلئے ایک کروڑ روپیہ جمع کرنا ضروری سمجھا گیا ہے

آنریبل منشی مادھو لال نے ہندو یونیورسٹی کے لئے ۲ لاکھ روپیہ دینا منظور کیا اور بھی دو صاحبوں نے تین تین لاکھ کا وعدہ کیا۔ وہ نام ابھی ظاہر کرینگے۔ یہ یونیورسٹی سب کے لئے کھلی ہوگی۔ سنسکرت۔ آرٹ ویدک۔ وغیرہ مختلف شاخیں ہونگی۔ ۹ لاکھ جمع ہے۔ ۹۱ لاکھ کا باقی بھی بتعاون سُدیشی حب الوطنی کے ناممکن نہوگا۔ مسٹر بنرجی۔ مسٹر تلک۔ پروفیسر جادو۔ مسٹر سبرامنیہ آئر۔ آخری زندگی اسپر وقف کر دینگے۔

بنارس میں راجپوت کانفرنس نے بھی وہاں ایک راجپوت کالج قایم کرنیکی ٹھانی ہے

ناگپور ایجنسی کی پولیس چوکی پر ڈاکہ پڑا۔ دو رائفلیں تین سنگین اور نقدی بھی اڑا لیگئے۔

ایک پولیس ٹریننگ سکول رنگون میں کھولا گیا اوسکو منڈالے منتقل کرینگے۔

ہاتھرس کے مارواڑی مشترکہ سرمایہ ۲۰ لاکھ سے کارخانہ پارچہ بافی قایم کرنے لگے۔

حیدرآباد کے راجہ علی محمد خان بہادر نے اختیارات حاصل کئے۔ رعایا پر ۳ ہزار روپیہ معاف کیا

دفاتر سرکار کے لئے ۹۶۰ بیگہ زمین لیگئے جاٹ گانؤں میں بھی گورنمنٹ اوس میں لیگا۔

گنشا کے راجہ رنگیاپا راؤ نے وظیفہ تعلیم جاپان کیلئے ۲۰۰۰ روپیہ دیا ہے۔

امیر کابل کی سرحدی حفاظتوں کے لئے ہماری توپیں گورنمنٹ انڈیا بہم پہنچائیگی۔

دارجلنگ کے سول سرجن میجر اکسلی گھوڑے سے گر پڑے چوٹ سخت نہیں۔

فتحپور (گوہاٹی) میں ایک گائے نے بچہ دیا۔ اسکا سر آدمی کا سا ہے۔

مہاراجہ صاحب کولہاپور نے ۱۱ لاکھ کے سرمایہ سے کارخانہ پارچہ بافی قایم کیا۔

جب سے صوبہ بنگالہ کے بندوبست کا حکم ہوا ۲۰ بنگالی ملازم ہمیشہ کے لئے موقوف کئے گئے۔ کل ۶۰ ملازموں نے کام چھوڑا تھا۔ ۱۲ ابھی واپس آگئے۔ تب بھی ۲۰ کا ایسا کرنا پڑا ہے۔

کلکتہ میں یادگار وکٹوریہ کی بنیاد رکھی گئی ۵۰ لاکھ جمع ہے۔ ۲۰ لاکھ کے وعدے ہیں۔ حضور وکٹوریہ متوفیہ جس ٹیبل کرسی پر مراسلہ لکھتی تھیں۔ یہاں مزین کیجائینگی۔

آسام میں آخورہ سے بہیرنا پانا تک سلسلۂ ریلوے کے لئے پیمایش کرنیکا حکم دیا گیا ایک اور شاخ ریلوے رنگیہ وہیاں سے بالترتیب چیوباری پارہ تک بھی شایع کئے گئے

حاجی مرزا عبد الحسین خان کیمبرج یونیورسٹی میں فارسی کے اتالیق مقرر کئے گئے۔

۲۱ دسمبر تک عرصہ ۹ ماہ میں ۱۷ کروڑ ۹۰ لاکھ پونڈ کا بنگالہ سے لنڈن بھیجی گئی۔

جنرل مرزا امر سنگھ کے منیجر لالہ کوڑا مل جی نے اپنی معصوم بیوہ دختر کی شادی کردی

کانگریس ہر سال مدراس میں ایک عظیم زراعتی نمایش ۱۰ مئی کو ہوگی۔ مویشی بھی ہونگے۔

بنارس کے جلسہ نیشنل کانگریس کے ڈیلیگیٹوں کو ایک سٹیمر بارہ ڈنگی۔ دریا کی سیر کرائی تھی۔

تری حضور مہاراجہ دربھنگہ نے حضور پرنس آف ویلز پر ایک لاکھ روپیہ نچھاور کیا۔ وہ خیرات میں دیا گیا۔ ۷۵ ہزار روپیہ کلکتہ میڈیکل ہاسپٹل کو اور ۲۵ ہزار ڈفرن فنڈ کو دیا گیا ہے۔

یہ بات کہ بنارس کی کانگریس میں سُدیشی و تقسیم بنگالہ پر ناچاقی تھی بالکل غلط نکلی۔

بمبئی کے مسٹر بمن جی پارسی نے اپنی صحتیابی کی خوشی میں ڈاکٹر سینڈ کو ۱ لاکھ روپیہ دیا۔

ہندوستان میں تین سال تک پندرہ کروڑ روپیہ سالانہ توسیع ریلوے پر صرف کرینگے۔

الہ آباد کے پنڈت کنہیا لال انسپکٹر پولیس کو ۲ سال قید سخت کی سزا ملی۔ انکو ہٹے کے لاش کی شناخت میں عمداً غلط شہادت دی تھی۔

رنگون میں دسمبر گذشتہ میں ۱۴۶۶۶ چوہے مروائے گئے۔

کلکتہ ریلوے سٹیشن پر ۴۰ ہزار روپیہ نقد کا سرکاری بکس گم ہوگیا تلاش جاری ہے۔

سنیچر کو ٹالیگنج کی دوڑ میں کئی گھوڑے زخمی ہوئے ایک نامی گھوڑا گرتے ہی مر گیا۔

حکیم محمد عبد الحمید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر نے اپنے مطبع حمیدی واقع بمبئی بھنڈی بازار میں چھاپکر اپنے لئے اسی مقام سے شایع کیا۔